Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نوٹ ۴۹۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۳ رجب ۱۴۰۰ھ - ۱۸ ہجرت ۱۳۵۹ ہش - ۱۸ مئی ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۱۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز انسان کو تمام مشکلات سے نکال لیتی ہے

"مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا، یا اسے دل کی تسکین، آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

نماز میں کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ ایک عرض کرتا ہے، التجا کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نماز کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے۔ وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں!"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۸ ہجرت/مئی سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گردوں کی انفکشن ابھی ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے مولا کریم شافی مطلق کے حضور عاجزانہ دعائیں پورے درد و الحاح سے جاری رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے پیارے آقا کو صحت کاملہ عطا کرے ۔ اور ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

۔ خاکسار کی اہلیہ نذیر بیگم کو چند دن ہوئے اچانک سر میں اور دائیں آنکھ پر شدید درد کی تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹروں نے فوری اپریشن کا مشورہ دیا۔ جس پر سرگودھا میں اپریشن کرایا گیا۔ جو کہ کافی پیچیدہ تھا اور خاصا وقت صرف ہوا تاہم الحمد للہ اپریشن کامیاب رہا۔ احباب کرام خصوصاً بزرگان کرام سے درخواست دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری
ربوہ

تعلیمی ترقی کا منصوبہ

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نئے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ میں فرمایا:

"ہر طالب علم یعنی school going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہونی چاہیئے جس کا اپنے Age Group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ایمان لانے والوں میں دو گروہ ضرور پائے جاتے ہیں ایک صدیقوں کا گروہ دوسرے شہیدوں کا گروہ

صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو

شہید اسے کہتے ہیں جو اپنے خدا اور روز جزا پر ایسا ایمان حاصل کر لیتا ہے گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتا ہے

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کو بھی صدیق اور شہید کا مقام عطا کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ج وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحدید آیت ۹، ۱۰)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ق وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ (الحدید آیت ۲۰)

اس کے بعد ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا:-

یہ سورہ حدید کی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ

حقیقت یہ ہے

وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ کہ اللہ کا رسول تم کو صرف اس لئے بلاتا ہے لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم مومن ہو تو خدا تم سے ایک وعدہ لے چکا ہے۔ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندے پر کھلے کھلے نشان نازل کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان نشانات کے ذریعہ سے تم کو اندھیروں میں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے اور اللہ یقیناً بہت شفقت سے کام لینے والا اور بار بار کرم کرنے والا ہے۔ اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہدا کا درجہ پانے والے ہیں ان کو ان کا پورا پورا اجر ملے گا اور اسی طرح ان کا نور ان کو ملے گا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے۔

پھر فرمایا:-

قرآن کریم کے الفاظ کے جو معنی کئے گئے ہیں ان کی رو سے لفظ ایمان تین باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دل تصدیق کرے۔ زبان اس کا اعلان کرے اور انسان کا عمل گواہی دے کہ واقعہ میں اس کا دل ایمان لایا ہے اور صداقت کی تصدیق کرتا ہے۔ پس ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اس کا پہلا اور حقیقی تعلق دل کے ساتھ ہے اور دنیا کی کوئی طاقت کسی دل میں ایمان کو داخل نہیں کر سکتی نیز دنیا کی کوئی طاقت کسی دل سے ایمان کو نکال نہیں سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے پیارے اور آپ کے سلوک نے (اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے نتیجہ میں جو آپ سے ہو رہا تھا اور جس کا دیکھنے والی آنکھ مشاہدہ کر رہی تھی) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے دلوں کو اس طرح جیتا کہ صداقت دلوں میں گڑ گئی۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت دل سے ایمان کو نکال نہیں سکتی۔ اگر واقعی دل میں ایمان ہو اور اس کی مثال

صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی مکی زندگی ہے۔ وہ کون سی مصیبت تھی جس سے وہ دوچار نہ ہوئے وہ کون سی ایذا تھی جو ان کو نہیں پہنچائی گئی۔ اتنے دکھ دیئے گئے اور اتنی تکلیفیں پہنچائی گئیں کہ آج بھی جب ہم سوچتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ صداقت جو ان کے دلوں میں داخل ہو چکی تھی ہر قسم کے دکھ اور ایذا رسانی اور ابتلا نے بھی اس صداقت کو ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دلوں سے نہیں نکالا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو بہت دکھ دیا گیا مگر وہ ثابت قدم رہے اس سے بہتر مثال انسان کی مذہبی تاریخ میں ہمیں اور کہیں نہیں ملتی۔

پس ایمان دل سے شروع ہوتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے بار بار بتایا ہے کہ مخالفین کے حربے اس وجہ سے بھی ناکام ہو جاتے ہیں کہ دلوں پر اُن کا اثر نہیں ہوتا بلکہ اُن کے تکلیف پہنچانے اور ایذا رسانی کے منصوبے مومنین کے لئے ایک قسم کی

جنتوں کے دروازے

کھولنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ غرض دل سے ایمان شروع ہوتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ زبان اس کا اقرار کرے حقیقت یہ ہے کہ ایمان باللہ کا محبتِ الٰہی اور عشقِ الٰہی سے بڑا گہرا تعلق ہے یعنی محض یہ نہیں کہ ایک شخص خدا تعالیٰ پر اس کی ذات اور صفات کی معرفت کے نتیجہ میں ایمان لایا بلکہ اس کے حسن اور اس کے احسان کو دیکھ کر اس کے ساتھ ایک محبت اور ایک عشق پیدا ہوتا ہے اور جب عشق کا اور محبت کا جذبہ دلوں میں پیدا ہو جائے تو زبانوں پر بہرحال اس کا اظہار ہوتا ہے اور وہ انہیں بے تکلف ہوتا ہے۔ اسی واسطے جب ایمان دلوں میں داخل ہو جائے تو زبان اس کا اقرار کرتی ہے اور پھر محض اقرار کو وہ انسان کافی نہیں سمجھتا بلکہ اپنے اعمال سے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعہ میں اس کے دل کے اندر ایمان داخل ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ رسول تمہیں اس طرف بلا رہا ہے کہ جس خدا نے تمہیں پیدا کیا جو تمہارا رب ہے اس پر ایمان لاؤ۔ صَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (المومن آیت ۶۵) وہ خدا جس نے تمہیں وجود دیا اور تمہارے اندر بہترین صلاحیتیں پیدا کیں اور جس کا منشاء یہ ہے کہ وہ صلاحیتیں نشوونما پائیں تا کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے اُسے یہ

استعدادیں اور صلاحیتیں

دی گئی ہیں۔ وہ مقصد پورا ہو یعنی انسان کا ذاتی تعلق، محبتِ ذاتی اور پیار اور عشق کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو جائے۔

وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر تم ایمان لاؤ اور ایمان کے حقائق پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ تم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ تمہاری فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسی غرض کے لئے تمہاری فطرت کو پیدا کیا گیا تھا اور فطرت کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے اور ان کی نشوونما کی خاطر خدا تعالیٰ اپنے بندے پر آیاتٍ بَيِّنَاتٍ یعنی کھلے کھلے نشان نازل کرتا ہے اور خدا کا حقیقی بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی عظمت اور جلال کے لحاظ سے اور اپنے کمال کو پہنچ جانے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی تمام رسول جو پہلے گزرے اور وہ تمام مقربینِ الٰہی جو بعد میں آئے وہ اس عبدِ کامل کی ظلیت میں عبد بنے جو کہ عبودیت کے اعلیٰ اور ارفع اور کامل مقام پر کھڑا ہے۔ پس

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

پہلوں نے بھی آیاتِ بَيِّنَات حاصل کیں اور بعد میں آنے والے بھی محمد ہی کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے کھلے کھلے نشان پانے والے بنے اور یہ نشان اس لئے ظاہر ہوئے کہ جو شیطانی ظلماتِ انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ان سے انسان کو پاک کیا جائے اور جس نور کی خاطر اسے پیدا کیا گیا ہے وہ نور ان بندوں کو، ان مخلص مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو کیونکہ إِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ اللہ تعالیٰ کی صفت شفقت کرنا اور بار بار رحم کرنا ہے۔

پہلے یہ کہا تھا کہ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے پھر چند آیات کے بعد یہ کہا گیا ہے۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ کہ جو خدا پر اور اس کے رُسل پر ایمان لاتے ہیں۔ (تمام رسل اس بات میں شامل ہیں خواہ وہ شریعت لانے والے رُسل تھے یا شریعت کی پیروی کرانے کے لئے آنے والے رُسل تھے) أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ۔ ان مومنوں میں صدیقوں کا گروہ بھی ہے اور شہداء کا گروہ بھی ہے۔ لَهُمْ أَجْرُهُمْ ان کے اعمال کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ انہیں دے گا۔ وَنُورُهُمْ اور ان کی قابلیت اور صلاحیت اور استعداد کے مطابق ان کا نور بھی انہیں عطا کیا جائے گا تا کہ وہ اپنے

اعمالِ صالحہ میں ترقی کریں

اور پہلے سے زیادہ اجر حاصل کریں لیکن وَالَّذِينَ كَفَرُوا وہ ناشکرے انسان جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے جو استعدادیں قربِ الٰہی کے لئے دی ہیں ان کا انکار کرتے اور ان کی ناشکری کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں ان کی سزا ان کے اپنے عمل کی وجہ سے وہ دوزخ ہے کہ جو خدا تعالیٰ سے دوری اور خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کی علامت ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جتنے بھی رسول ہیں ان پر ایمان لانے والوں میں دو گروہ ضرور پائے جاتے ہیں ایک صدیقوں کا گروہ اور دوسرے شہداء کا گروہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدیق اور شہید کے جو معنے کئے ہیں وہ میں اس وقت پڑھ کر سناؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو۔ مثلاً اس کو ان معارف کی حقیقت معلوم ہو کہ وحدانیتِ باری تعالیٰ کیا شے ہے اور اس کی اطاعت کیا شے اور محبتِ باری عزاسمہ کیا شے اور شرک سے کس مرتبہ اخلاص پر خلاصی حاصل ہو سکتی ہے اور عبودیت کی کیا حقیقت ہے اور

اخلاص کی حقیقت

کیا اور توبہ کی حقیقت کیا۔ اور صبر اور توکل اور رضا اور محویت اور فنا اور صدق اور وفا اور تواضع اور سخا اور ابتہال اور دعا اور عفو اور حیا اور دیانت اور امانت اور اتقاء وغیرہ اخلاقِ فاضلہ کی کیا کیا حقیقتیں ہیں۔ پھر ماسوا اس کے ان تمام صفاتِ فاضلہ پر قائم بھی ہو۔"

(تریاق القلوب طبع اوّل ص۱۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آپ تریاق القلوب ہی میں فرماتے ہیں:۔

"صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانہ پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں اور اسی صدیق کے صدق پر گواہی دیں۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ صفحہ ۴ طبع اوّل)

پھر الحکم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں سے ایک ارشاد کی ڈائری یہ ہے:۔

"صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبۂ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا نہ لغو طور پر نہ کسب خیر اور نہ دفع شر کے لئے۔ یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے اور اس کا وہ عمل

اعلیٰ درجہ کی عبادت

ہوتی ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے آگے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے خواہ یہ اس کے منہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالیٰ جو مبدء الفیوض اور صدق اور راستی کا سرچشمہ ہے اس کو ضرور مدد دے گا اور صداقت کے اعلیٰ اصول اور حقائق اس پر کھول دے گا۔ مثلاً جیسے کہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو تاجر اچھے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور دیانتداری کو ہاتھ سے نہیں دیتا اگر وہ ایک پیسہ سے بھی تجارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک پیسہ کے بدلے لاکھوں روپے دے دیتا ہے۔

اسی طرح جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے

صدق مجسم قرآن شریف ہے

اور پیکر صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہے (کیونکہ آپ نے اپنی زندگی میں قرآن کریم کی ہدایت پر سچا اور پورا عمل کر کے ہمارے لئے ایک کامل اسوہ پیش کیا) اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں میں اس بات کے ماننے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس لئے کہ اس کے قلب کو اس سے مناسبت ہی نہیں کیونکہ یہ تو صدق کا چشمہ ہے اور اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو۔"

(الحکم ۹ مارچ صفحہ ۹-۱۰ بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۳۶۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"صدیق وہ ہوتے ہیں جو صدق سے پیار کرتے ہیں۔ سب سے بڑا صدق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور پھر دوسرا صدق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے وہ صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں اور صدق ہی چاہتے ہیں۔۔۔

۔۔۔صدیق عملی طور پر صدق سے پیار کرتا اور کذب سے پرہیز کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ بحوالہ تفسیر سورہ آل عمران والنساء صفحہ ۲۵۲)

شہید کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"مرتبہ شہادت سے وہ مرتبہ مراد ہے جبکہ انسان اپنی قوت ایمان سے اس قدر اپنے خدا اور روز جزاء پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمال صالحہ کی مرارت اور تلخی دور ہو جاتی ہے اور

خدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء و قدر

بباعث موافقت کے شہد کی طرح دل میں نازل ہوتی اور تمام صحن سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے اور ہر ایک ایلام انعام کے رنگ میں دکھائی دیتا ہے سو شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے جو قوت ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو اور اس کے تلخ قضاء و قدر سے شہد شیریں کی طرح لذت اٹھاتا ہے اور اسی معنے کی رو سے شہید کہلاتا ہے اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لئے بطور نشان کے ہے۔" (تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۱۲۴)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"عام لوگوں نے شہید کے معنے صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا یا دریا میں ڈوب گیا یا وبا میں مر گیا وغیرہ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفا کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور اس کی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اس کو پیس ڈالے اس کو پہنچتی ہے وہ اس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی۔"

(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ بحوالہ تفسیر آل عمران والنساء صفحہ ۲۵۴)

۔۔۔۔۔۔دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کو بھی صدیق اور شہید کا مقام عطا کرے۔ آمین!

(الفضل ۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

فرانس میں پہلے احمدیہ مشن کا قیام اور دو مبلغینِ سلسلہ کی پیرس میں آمد

فرانس کی سنگلاخ زمین میں پانچ سال تک تبلیغِ حق کی ایمان افروز رُوداد

جماعت احمدیہ کی طرف سے فرانس میں تبلیغی سرگرمیوں کا پہلا دور باضابطہ آغاز اس وقت ہوا جبکہ ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے خدام کے ساتھ ویمبلے کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد ۲۶؍اکتوبر سے ۳۱؍اکتوبر ۱۹۲۴ء تک فرانس کے دارالحکومت پیرس میں رونق افروز رہے۔ پیرس کے ریلوے اسٹیشن پر حضور نے خبر رساں ایجنسی ہواز کے نمائندے گوسٹن ڈیو رینڈ سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے سفر کا مقصد ان الفاظ میں بتایا کہ:-

"میں اس غرض سے یورپ میں سفر کر رہا ہوں کہ یورپ کی مذہبی حالت کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر صحیح اندازہ کروں جس سے مجھے ان ممالک میں اشاعت دین کے لئے ایک مستقل سکیم تیار کرنے میں مدد ملے اور میرا مقصد یہ ہے کہ چونکہ میں دنیا میں صلح کا جھنڈا بلند کرنا چاہتا ہوں میں دیکھوں کہ مشرق اور مغرب کو کون سے امور ملا سکتے ہیں"

(الفضل ۲۶؍نومبر ۱۹۲۴ء)

ان دنوں حکومتِ فرانس ایک عالیشان مسجد تعمیر کر رہی تھی۔ حضور اس کو دیکھنے تشریف لے گئے اور وہاں پر مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر حضور نے اپنی جماعت کے ساتھ ایک لمبی دعا کی اور فرمایا:-

"میں نے تو یہی دعا کی ہے کہ یا اللہ یہ مسجد ہم کو ملے اور ہم اس کو تیرے دین کی اشاعت کا ذریعہ بنانے کی توفیق پائیں"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۱)

تاریخ احمدیت جلد ۱۲ میں فرانس کے مشن کے قیام کے بارے میں تفاصیل دی گئی ہیں۔ احمدیت کی تاریخ میں فرانس کا ذکر ۱۹۲۴ء کے بعد اس وقت آتا ہے جبکہ دوسری جنگِ عظیم کے خاتمہ پر کئی برسوں کا رُکا ہوا تبلیغی پروگرام دوبارہ جاری ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرانس میں بھی دو مجاہدین احمدیت روانہ کئے۔ چنانچہ دو مبلغین یعنی ملک عطاء الرحمن صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب آج سے ۳۴ سال پہلے سترہ مئی ۱۹۴۶ء کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے پیرس پہنچ گئے اور ایک ہوٹل کے کمرہ کو اپنا مرکز بنا کر نہایت مختصر پیمانہ پر اس ملک کے دلوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے عظیم کام کا آغاز کر دیا۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب تو جلد ہی فرانس سے افریقہ بھجوا دیئے گئے اور مشن کی تمام تر ذمہ داری ملک عطاء الرحمن صاحب کو سونپ دی گئی۔

پیرس میں پہلے تین دن

ان مبشرین نے فرانس کے خطہ کو خدا تعالیٰ کی توحید اور نبی پاکؐ کی رسالت کے جھنڈے تلے لانے کا تاریخی کام کس بے سروسامانی میں شروع کیا اور ابتداء ہی سے ان کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس کی تفصیل مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب کی ایک رپورٹ میں ملتی ہے وہ لکھتے ہیں:

"شام کے وقت ہم گاڑی سے اترے .... رات کا وقت تھا۔ ماحول ہر طرح اجنبی تھا۔ یہاں کے در و دیوار، یہاں کے لوگوں اور زبان سے مکمل اجنبیت تھی — فرانسیسی قوم بہت متعصب، تنگدل اور شکّی واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ اس دوران جو ہمیں ملا اجنبیت کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہمدردی سے پیش آتا ہماری اجنبی شکلوں اور لباس کی وجہ سے ہمیں مشکوک نظروں سے دیکھتا .....

۱۸؍مئی۔ پیرس اور فرانس میں ہمارا پہلا دن تھا... فی الحال دو کام مدنظر تھے۔ رہائش کا کوئی مستقل انتظام اور فرانسیسی زبان سیکھنے کے لئے معلومات کا حاصل کرنا۔ سب سے پہلے برطانوی سفارتخانہ میں گیا۔ رہائش کے لئے امداد کے سلسلہ میں انہوں نے صاف انکار کر دیا.....

۱۹؍مئی۔ دفاتر بند تھے۔ کہیں جا نہ سکتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور دفتر الفضل کو مفصل رپورٹ بھجوائی... ایک فرانسیسی نوجوان سے دو اڑھائی گھنٹہ تبلیغی گفتگو ہوتی رہی .... وہ نوجوان آبدیدہ ہو گیا اور بڑے درد سے کہنے لگا "افسوس ہم نے یہ مذہب اپنے آباء سے اس رنگ میں پایا ہے کہ ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ میرے والدین نے تو میرے اندر عیسائیت ہمیشہ کے لئے بھرنی چاہی ہے اور بھر دی ہے لیکن مجھے محسوس ہونے لگا ہے کہ آپ کی باتیں میرے عقائد سے مجھے ہلانا چاہتی ہیں"

یہ لوگ اپنے مذہب کے لئے اس قدر ضدی اور متعصب واقع ہوئے ہیں کہ تبدیلی مذہب کا انہیں وہم بھی نہیں ہو سکتا۔

۲۰؍مئی۔ آج .... ایک .... تعلیمی ادارہ کی منتظمہ سے تعلیم اور رہائش کے سلسلہ میں بعض معلومات حاصل کیں اور آخر میں اسے پون گھنٹہ کے قریب تبلیغ کی۔ اس نے بھی یہی کہا کہ "اسلام کی تعلیم کس قدر خوشنما ہے۔ مدلل اور حقائق پر مبنی ہے لیکن میں رومن کیتھولک ہوں، یہ نہ خیال کرنا کہ میں اپنا مذہب کبھی چھوڑ دوں گی۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۱۲-۱۴)

فرانس کے حالات سیاسی، ملکی، مذہبی اور قومی تبلیغ کی راہ میں روکیں رکھتے ہیں جنہیں صرف اور صرف ہمارا خدا ہی دور کر سکتا ہے جو انشاء اللہ ضرور دور کر دے گا اور احمدیت جلد ایک دن اپنے الٰہی مقصد میں کامیاب ہوگی۔ انشاء اللہ

فرانس مشن کی پہلی رپورٹ پر حضرت مصلح موعودؓ کا تبصرہ

فرانس سے آنے والی یہ پہلی رپورٹ جو .... ملک میں تبلیغی رکاوٹوں اور مشکلات سے پُر تھی ایسی نہ تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ اس سے بے خبر ہوتے۔ اسی لئے حضورؓ نے ۲؍جون ۱۹۴۶ء کو مجلس علم و عرفان میں مجاہدینِ فرانس کی ان مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ باتیں مبلغین نے لکھی ہیں اور ہمیں یہ پہلے بھی معلوم تھیں۔ ہم نے ناواقفیت میں مبلغین کو نہیں بھیجا اور نہ مبلغین ان سے ناواقف تھے۔ دراصل جو قوم کامیاب ہونا چاہتی ہے اسے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور ہمارے مبلغ یہی سمجھ کر گئے ہیں کہ انہیں کانٹوں پر چلنا ہے اور کانٹے انہیں پیش بھی آئے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے لئے خوشی سے برداشت کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اور بھی جو مبلغ جانے والے ہیں وہ یہی سمجھ کر جائیں گے اور یہی سمجھ کر جانا چاہیئے۔ حقیقی لیڈر کا یہ کام ہوتا ہے کہ صاف صاف بتا دیتا ہے کہ فلاں کام کرنے میں تکالیف ہوں گی، مشکلات پیش آئیں گی۔ تلواروں کے سایہ میں چلنا ہوگا۔ ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات برداشت کرنی پڑیں گی جس نے چلنا ہے وہ چلے، اس کے بعد جو چلتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ ہماری مشکلات اور تکالیف کی تو ابھی ابتداء ہے۔ لوگ ابھی تک ہمیں کھیل سمجھتے ہیں اور ہماری طرف زیادہ متوجہ نہیں ہوتے لیکن جب کوئی قوم ترقی کرنے لگتی ہے اور جلد جلد قدم بڑھاتی ہے تو اس کی زیادہ مخالفت کی جاتی ہے اور اسے زیادہ دکھ اور تکالیف دی جاتی ہیں۔

(الفضل ۴؍جون ۱۹۴۶ء صفحہ ۵)

غرضیکہ مبلغین احمدیت کا یہ قافلہ آہستہ آہستہ اپنی منازل طے کرتا گیا۔ دو سال کے بعد حکومت کی طرف سے تبلیغی سرگرمیوں کی قانونی اجازت مل گئی۔ پریس کانفرنسوں اور لٹریچر کی اشاعت شروع ہو گئی۔ ملک عطاء الرحمن صاحب فرانسیسی زبان بولنے لگ گئے اور مشہور خبر رساں ایجنسی رائٹر نے لکھا کہ یہ یورپ پر اسلام کا نیا حملہ ہے۔ پبلک جلسے کئے گئے مگر مالی مشکلات بدستور راہ بنتی گئیں اور دو سال

(باقی صفحہ …)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۲ ستمبر تا ۳ ستمبر ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں

مکرم ملک محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ منیجر دارالنصر غربی ربوہ ۱۰،۰۰ روپے
جماعت احمدیہ کراچی ۱۰۴۷،۰۰ "
" [illegible] ضلع گجرات ۱۰،۰۰ "
مکرمہ امۃ الرحیم طیبہ صاحبہ سول لائن لاہور ۱۰،۰۰ "
" اہلیہ صاحبہ میاں شاہ نذیر صاحب دارالذکر لاہور ۳۰،۰۰ "
مکرم طارق نذیر صاحب " " ۲۰،۰۰ "
" عزیز محمد خان صاحب سمن آباد لاہور ۲۰،۰۰ "
" عبدالشکور صاحب " " ۵۰،۰۰ "
مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ چھاؤنی جنوبی " ۲۰،۰۰ "
" بیگم صاحبہ میاں عبدالعزیز صاحب چھاؤنی جنوبی لاہور ۱۵۰،۰۰ "
مکرم سعید طلیعہ احمد صاحب سیرالیون " " ۱۱۰،۰۰ "
مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ نیلا گنبد منجانب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب مرحوم ۵۰،۰۰ "
مکرم ملک نصراللہ خان صاحب نیلا گنبد منجانب ہدایت اللہ خان صاحب مرحوم ۵۰،۰۰ "
" حامد علی خان صاحب نیلا گنبد لاہور ۱۰۰،۰۰ "
" ملک منور احمد صاحب جاوید مغل پورہ " ۲۰،۰۰ "
" محمد سلیمان خان صاحب " " ۲۰،۰۰ "
" قاضی طاہر احمد خان صاحب راج گڑھ لاہور ۱۰،۰۰ "
" حکیم عبدالرشید صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۱۰،۰۰ "
جماعت احمدیہ لاہور شہر (متفرق احباب) ۲۸،۰۰ "
" عبدالرؤف صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ ۷۰،۰۰ "
" نعمت احمد صاحب دارالفضل ربوہ ۱۲،۰۰ "
" سیٹھی کریم الٰہی صاحب ساہیوال ۱۰۰،۰۰ "
" نسیم اقبال صاحب انجم دارالعلوم شرقی ربوہ ۷۰،۰۰ "
" ارشاد احمد صاحب دارالبرکات ربوہ ۱۰،۰۰ "
" قریشی محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰،۰۰ "
" منور احمد صاحب نواب شاہ سندھ ۵۰،۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

میرے پیارے ابا جان ملک عبدالحمید صاحب عارف سابق صدر حلقہ دارالذکر گڑھی شاہو کی وفات پر بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے تار اور خطوط کے ذریعہ یا ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر شفقت و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ہم سب ان کے بے حد ممنون ہیں۔ خطوط کے جواب دینے ابھی ممکن نہیں اس لئے الفضل کے ذریعہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس سے جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔
احباب کرام والد صاحب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آمین۔ (بشریٰ حمید سیکرٹری تعلیم و ارشاد لجنہ حلقہ سلطان پورہ لاہور)

قیادت ۴۷ لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

۲۴ فروری ۱۹۸۰ء کو قیادت ۴۷ لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے حضرت بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو درخواست کی گئی تھی جو آپ نے از راہ شفقت منظور فرمالی۔

جلسہ کی کارروائی تین بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پانچ بہنوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت طیبہ اور کارناموں، پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں اور اس کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور یوم مصلح موعودؓ کے تقاضوں پر روشنی ڈالی۔ متعدد بہنوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔ محترمہ وسیمہ قدسیہ صاحبہ نے اپنا کلام بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ" سنایا۔

پانچ بجے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ جلسہ گاہ میں تشریف لائیں۔ آپ کی تشریف آوری پر محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ نے جناب آفتاب احمد صاحب بسمل کی کہی ہوئی نظم سنائی جس میں حضرت سیدہ موصوفہ کو اہلاً وسہلاً ومرحبا کہا گیا تھا۔ اس کے بعد خاکسارہ نے حضرت سیدہ موصوفہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور آپ سے درخواست کی کہ ہمیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازیں۔

سپاسنامہ کے جواب میں حضرت سیدہ موصوفہ نے خطاب فرمایا۔ اور بہنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سچے دل سے خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں شعار اسلامی اپنائیں، جماعت کی روایات کا خیال رکھیں اور مرکزی احکام پر عمل پیرا ہوں باہم محبت و اخوت سے رہیں ایک دوسرے کی برائیاں بیان کرنے سے مجتنب رہیں دین کا رشتہ بہت مضبوط ہوتا ہے اس کا خیال رکھیں۔

حضرت سیّدہ موصوفہ نے فرمایا پاکستان سے باہر جا کر میں نے اپنی جماعتوں کو دیکھا ہے ان کے افراد اپنی ظاہری شکل و صورت میں گو اچھے نہ ہوں مگر جو روحانیت اور اخلاص ان کے اندر پایا جاتا ہے اس کی وجہ سے وہ بہت حسین ہیں۔ وہ اپنے کردار اور اخلاق سے پہچانے جاتے ہیں اور احمدی کا کردار منفرد ہی ہونا چاہیئے دور سے لوگ دیکھ کر کہہ دیں کہ وہ احمدی ہے ایک احمدی خاتون کو بھی اسی کردار کو اپنانا چاہیئے۔

آپ نے پردہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ پردہ اسلامی تعلیم کا ایک جزو ہے۔ اس کی وجہ سے خواتین کے وقار میں اضافہ ہوتا ہے پردہ کی پابند رہ کر بھی عورتیں ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کر سکتی ہیں۔ پردہ ان کی ترقی میں روک نہیں بنتا۔ سو ہمیں پردہ کی پابندی کریں۔

حضرت سیّدہ موصوفہ کے خطاب کے بعد خاکسارہ نے معزز مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ نے دعا کرائی اور جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے بعد حضرت سیّدہ موصوفہ کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی گئی۔ جس کے بعد جملہ ممبرات کو آپ سے ملاقات اور مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔

(امۃ الہادی نگران قیادت ۴۷ کراچی)

درخواست دعا

میری بچی نسرین اختر گردہ میں پتھری کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خادم حسین رحیم یار خان)

(۲) میرے ماموں زاد بھائی محمود احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب بخار کی وجہ سے گذشتہ دو دن سے بیہوش ہیں۔ گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(رفعت افزا صدر لجنہ لاہور)

(۳) ہمارے ایک نوجوان دوست مکرم مسعود احمد صاحب کو جو کہ بیرون ملک کام کرنے گئے ہیں ایک حادثہ میں کافی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد از جلد صحت یاب کرے۔ آمین۔

(چوہدری محمد اسلم ٹھیکیدار صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے موصی اصحاب

موصی دوست دفتر سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کی دفتر کو لکھی ہوئی چٹھیوں کا فوراً جواب آجائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نمبر وصیت اپنی چٹھی میں لکھا کریں اور اسی طرح اپنا موجودہ پتہ بھی صاف طور پر لکھا کریں تو اس طرح جلد جواب دینے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ موصی احباب اس پر عمل فرمائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵:- تاریخ احمدیت کا ایک ورق

کے بعد اس مشن کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا مگر ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مجھے واپس نہ بلایا جائے میں مرکز سے کوئی خرچ نہیں لوں گا اور خود کما کر تبلیغ دین کا جھنڈا بلند رکھوں گا۔ چنانچہ انہیں حضور کی طرف سے اجازت مل گئی اور ملک صاحب قریباً سوا پانچ برس تک فرانس کی سنگلاخ زمین پر کلمہ حق بلند کرنے کے بعد نومبر ۱۹۵۱ء میں واپس تشریف لائے اور ان کے آنے کے ساتھ ہی یہ مشن بھی بند ہو گیا۔

(مرتب یوسف سہیل شوق)

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر خورد شیخ ناصر احمد صاحب بعمر ۳۷ سال مورخہ ۲۱/۴/۶۰ بروز جمعرات بوقت ساڑھے سات بجے بعد نماز مغرب بقضائے الٰہی اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے پابند صوم صلوٰۃ اور صلح کن طبیعت کے مالک تھے مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں جو بہت ہی چھوٹے ہیں ہمارے خاندان میں یہ دوسرا حادثہ ہے جو اچانک پیش آیا اس سے چند ماہ بیشتر ہمارے پھوپھی زاد بھائی شیخ عبد المنان صاحب بھی اسی طرح اچانک وفات پا گئے تھے ان کے بھی چھوٹے چھوٹے بچے رہ گئے ہیں۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اس دوسرے اچانک حادثہ سے مرحوم کی والدہ صاحبہ سخت غمزدہ اور پریشان ہیں۔ احباب سے ان کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ مشتاق احمد ماڈرن جنرل اسٹور بکٹ گنج مردان)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیے
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فون نمبر ۶۰۳۳۰ / ۵۳۳۴۰ رہائش ۶۲۹۲۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبد الحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)
میں ۲۹ رمئی اور ۳۰ رمئی کو مطب فرمائیں گے
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک
مینجر مشہور دواخانہ ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد اعتماد ادارہ
الکیمسٹس
فون ۲۱۶۶۲
ELCHEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن۔ پی آئی ڈی سی اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:- ۶۲۶۱۸ - گھر فون نمبر ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

موٹاپا کیور OBESITY CURE
ہائی بلڈ پریشر کیور HYPERTENTION CURE
ذیابیطس کیور DIABETES CURE
فی کیور ڈاک ۵/- ۱۵/-
ایک سو گیارہ کیورز کا لٹریچر فری
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور ۔ کراچی
ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

عید الاضحیٰ مبارک
انوار برادرس جنرل اسٹور
مین بازار ڈرگ کالونی کراچی ۱۴
جنرل اسٹور کا تمام سامان
نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے

ہر قسم کا سامان سائنس و ابجی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

سیکرٹریان تعلیم ہر احمدی بچے طالب علم سے جو کوئی امتحان دیں، حضور کی خدمت میں خط لکھوائیں (ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اموال بڑھانے کا قرآنی نسخہ

ارشاد ربّانی ہے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (سورۃ روم ع ۴)

ترجمہ:۔ یعنی جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے۔ تو وہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحب حیثیت احباب کی طرف سے بھی زکوٰۃ وصول نہیں ہوتی۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث اس کی ادائیگی نہ فرما رہے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا یا نقدی ہے۔ اگر سال بھر یہ پاس رہے تو اس پر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

زیورات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جو زیور خود پہنا جائے۔ دوسروں کو پہننے کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اور فرمایا اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پس تمام صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اپنی زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی ایک زمین کے تنازعہ کا مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں فیصلہ فرمائے۔ اور حق حقدار کو ملنے کا سامان ہو سکے۔ آمین

۲۔ نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی نثار قطب احمد بٹ اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عنایت فرمائے آمین

خاکسار۔ نیاز قطب احمد بٹ۔ پشاور

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم ازراہ کرم جاری رکھی جائے اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔ اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک کا چودہ ماہ کا تیار کیا جائے۔

مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے۔ اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ تیس جون کو ۱۱ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترمہ حسن نہانی صاحبہ اہلیہ ذوالفقار حسین صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد راولپنڈی میں ۱۲ اپریل بروز ہفتہ انتقال فرما گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حکیم محمد حسین صاحب کی بیٹی تھیں اور غیر منقسم ہندوستان میں دہلی کے امیر جماعت بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم کی بہو اور دہلی کے دوسرے امیر جماعت بابو نذیر احمد صاحب مرحوم کی بھابھی تھیں۔ مرحومہ نے لجنہ اماء اللہ دہلی میں نائب صدر اور صدر کی حیثیت سے بڑے خلوص اور شوق سے لمبا عرصہ کام کیا۔

مرحومہ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں۔ نہایت مخلص مہمان نواز اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے اکلوتی بیٹی ۳ نواسے ۴ نواسیاں چھوڑی ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت و مغفرت خاص سے جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔ اور آپ کی بیٹی نواسے نواسیوں اور ان کی نسل کو مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

سیدہ نسیم سعید جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

شاہی طبیب
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے
ہاتھوں سے قائم ہونے والا
واحد ادارہ
دواخانہ حکیم نظام جان
اب ان کے صاحبزادے حکیم نواب احمد جان
کی نگرانی میں کام کر رہا ہے
ربوہ میں ہمارا اسٹاک پبلک جنرل سٹور
بالمقابل ایوان محمود
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۰

معیاری ادارہ
معیاری انگریزی ادویات
نظر دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ۔ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے
مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر مولا خان صاحب
گولبازار۔ ربوہ

فون نمبر ۳۸۲۲
سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر
گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لئے
"الحمرا اسٹیٹس"
۶۹۹۔ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
پروپرائٹرز:۔ خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

فون ۶۶۴
دیانت و امانت میں منفرد ادارہ
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔
آپ کا خادم:۔ شیخ عبدالخالق کالج روڈ۔ چوک اقصیٰ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی و زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ مارکیٹ ربوہ فون نمبر ۵۳۵